✿✿✿ تقریر ✿✿✿

تقریر بابت خلافت
وقت 5-7 منٹ

خلافتِ راشدہ کے خلاف سازشوں کے المناک اثرات

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۖ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِى ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ۭ يَعْبُدُوْنَنِىْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِىْ شَيْـًٔا ۭ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ۔وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ

(النور:56-57)

ترجمہ: تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لئے اُن کے دین کو، جو اُس نے اُن کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور اُنہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اُس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔ اور نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

سامعین! مجھے آج خلافتِ راشدہ کے خلاف سازشوں کے المناک اثرات پر روشنی ڈالنی ہے۔

خلافتِ راشدہ کے خلاف ان سازشوں اور فتنوں کے باعث نظامِ خلافت کو جو نقصان پہنچا اور اس کی جو بے حرمتی ہوئی اس کے نتیجہ میں عالَمِ اسلام کو کن کن تکالیف اور مصائب کا سامنا کرنا پڑا، یہ ایک تکلیف دہ اور دردناک داستان ہے، جو اپنی وسعت کے لحاظ سے صدیوں تک پھیلی ہوئی ہے اور مختلف ممالک میں مسلمان اس کا نشانہ بنے ہیں۔ ان تمام نتائج اور اثرات کا بیان بہت وقت چاہتا ہے۔ اختصار کے ساتھ اس وقت چند ضروری اثرات و نتائج بیان کر دینے پر ہی اکتفا کروں گا۔

پہلا اثر

پہلا اثر یہ ہوا کہ مسلمانوں کا اتحاد پارہ پارہ ہو کر رہ گیا۔ تین خلفاء شہید ہو گئے۔ حضرت علیؓ کے مفرط محبین اور غالی مبغضین کے دو گروہ مستقل طور پر پیدا ہو گئے۔ نہ صرف یہ کہ اس اختلاف کی تلافی نہیں ہو سکی بلکہ بہت سی قیمتی اور قابلِ عزت و احترام جانیں ضائع ہوئیں اور کربلا میں حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت کا درد انگیز سانحہ رونما ہوا اور متعدد دیگر سربر آوردہ افراد اذیت کا نشانہ بنے۔ حضرت علیؓ اور امیر معاویہؓ کا اختلاف، حضرت عائشہؓ اور حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ کی لشکر کشی، جنگ جمل اور جنگ صفین ہوئیں۔ صرف جنگ صفین میں ہی 45 ہزار شامی اور 25 ہزار عراقی کام آئے اور دشمنانِ اسلام کی سازش کے نتیجہ میں مسلمانوں کی تلوار مسلمانوں کی گردنوں پر پڑی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

جنگِ بصر اور جنگِ کربلا، جنگ ذاب اعر، جنگ مکہ، یہ سب حادثات اس بات کا واضح ثبوت ہیں کہ خلافتِ راشدہ کے نظام کو نقصان پہنچانے کے نتیجہ میں مسلمانوں کے باہمی اتحاد اور اسلام کی یکجہتی اور اسلام کی یکجہتی پر ضرب لگی۔ ان سب تکلیف دہ واقعات نے اختلاف اور فرقہ داری کو مسلمانوں میں فروغ دیا اور بالآخر اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے ۔

دوسرا اثر

دوسرا اثر یہ ہوا کہ خلافت کا احترام اُٹھ گیا اور یہ خیال پیدا ہو گیا کہ جس طرح بذریعہ انتخاب خلیفہ منصبِ خلافت پر فائز کیا جاتا ہے، اسی طرح لوگوں کی مرضی اور منشاء سے اُسے الگ بھی کیا جاسکتا ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے انتخاب اور لوگوں کی رائے کو تو صرف ایک پردہ کے طور پر رکھا ہے، ورنہ حقیقت یہی ہے کہ خدا تعالیٰ خود مومنوں

کے قلوب پر اپنا الہام خفی نازل کر کے جسے چاہتا ہے خلیفہ بناتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل بجالائے، ان سے (خدا تعالیٰ) نے پختہ پختہ وعدہ کیا ہے کہ مَیں انہیں ضرور زمین میں سے خلیفہ بنائے گا۔

اسی طرح حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مَیں نے ارادہ کیا تھا کہ ابو بکر کو بلا کر ان کو خلافت کے حق میں تحریر لکھ دوں تا کہ میری وفات کے بعد دوسرے لوگ خلافت کی خواہش لے کر کھڑے نہ ہو جائیں اور کوئی کہنے والا یہ نہ کہے کہ مَیں ابو بکر کی نسبت خلافت کا زیادہ حقدار ہوں۔ مگر پھر مَیں نے اس خیال سے اپنا ارادہ ترک کر دیا کہ اللہ تعالیٰ ابو بکرؓ کے سوا کسی اور شخص کی خلافت پر راضی نہ ہو گا اور نہ ہی مومنوں کی جماعت کسی اور شخص کی خلافت قبول کرے گی"

(بخاری کتاب الاحکام جلد 4 صفحہ 150 باب الاستخلاف)

اسی طرح حضرت حفصہؓ کی ایک روایت شیعہ اصحاب کی مشہور کتاب تفسیر قمی میں بیان ہوئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"یقیناً ابو بکر میرے بعد خلیفہ ہو گا، پھر اس کے بعد تیرا باپ۔ حضرت حفصہؓ نے کہا: آپ کو یہ خبر کس نے دی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے علیم خبیر خدا تعالیٰ نے خبر دی ہے"

(تفسیر قمی تفسیر سورہ تحریم)

پھر حضرت عثمانؓ کے متعلق آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؓ سے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ آپ کو ایک قمیص پہنائے گا۔ اگر لوگ اس قمیص کے اُتارنے کا ارادہ کریں تو اس قمیص کر نہ اُتارنا"

(ترمذی جلد دوم باب مناقب عثمان)

اللہ تعالیٰ اور اس کے پاک رسول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سے واضح ہے کہ دراصل خلفاء کا تقرر بھی ایک مخفی الہام کے ماتحت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے۔ قمر الانبیاء، حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے ان روایات سے استنباط کرتے ہوئے ایک بہت عمدہ نوٹ لکھا ہے۔ آپؓ فرماتے ہیں:

"اللہ، اللہ! اس چھوٹے سے فقرہ میں خلافت کا کتنا وسیع مضمون ودیعت کر دیا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ بے شک میرے بعد بظاہر مسلمانوں کی اکثریت ابو بکرؓ کو خلیفہ منتخب کرے گی مگر دراصل اس رائے کے پیچھے خدائے قدیر کی ازلی تقدیر کام کر رہی ہو گی اور وہی ہو گا جو خدا کا منشاء ہو گا اور اس کے سوا کچھ نہیں ہو سکتا اور باوجود اس کے اندرونی طور پر انصار نے اپنے میں سے کسی اور شخص کو کھڑا کرنا چاہا اور بیرونی طور پر عرب کے بدوی قبائل نے باغی ہو کر خلافت کے نظام کو ہی ملیامیٹ کر دینے کی تدبیر کی مگر چونکہ ابو بکرؓ خدا کا مقرر کردہ خلیفہ تھا اس لئے اس کے اتباع کی قلت اس کے مخالفین کی کثرت کو اس طرح کھا گئی جس طرح سمندر کا پانی اپنے اوپر جھاگ کو کھا جاتا ہے۔ پھر جو الفاظ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمانؓ کے متعلق فرمائے ہیں "خدا تمہیں ایک قمیص پہنائے گا اور لوگ اسے اُتارنا چاہیں گے مگر تم اسے نہ اُتارنا۔" (ترمذی جلد دوم باب مناقب عثمان)

اس قدیم سُنّتُ اللہ کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ دراصل خلیفہ خدا بناتا ہے اور انتخاب کرنے والے لوگ صرف ایک پردہ کا کام دیتے ہیں اور ایک آلہ سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتے جسے خدا تعالیٰ اپنی تقدیر کو جاری کرنے کے لیے اپنے ہاتھ میں لیتا ہے۔ ان الفاظ پر غور کرو، کیسے پیارے اور دانائی سے معمور ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خلیفہ بنانے کے فعل کو خدا تعالیٰ کی طرف منسوب فرماتے ہیں اور خلافت سے معزول کرنے کی کوشش کو لوگوں کی طرف نسبت دیتے ہیں۔ گویا جو صورت بظاہر نظر آتی ہے اُس کے بالکل برعکس ارشاد فرماتے ہیں۔ خلافت کے انتخاب کے باوجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ "خلیفہ خدا بناتا ہے۔"

(اسلام میں خلافت کا نظام)

تیسرا اثر

سامعین! تیسرا اثر یہ ہوا کہ خلافت ملوکیت میں بدل گئی۔ امیر معاویہؓ نے خلیفہ وقت کا تو انکار کیا، خود اقتدار حاصل کیا۔ پھر امیر معاویہ نے اپنی زندگی میں اپنے بیٹے یزید کو ولی عہد مقرر کر کے اس کی بیعت لوگوں سے لے لی۔ ملوکیت کا یہ دور بنو امیہ کا چلتا رہا۔ پھر بنو عباس کا دور شروع ہوا اور اس کی انتہا خلیفہ المتوکل علی اللہ 912 ہجری

مطابق 1506 عیسوی میں ہوئی۔ پھر سلسلہ عثمانیہ کا دور ملوکیت 923 ہجری مطابق 1517 عیسوی قائم ہوا اور بالآخر سلطان محمد خان سادس پر یہ سلسلہ بھی ختم ہو گیا اور یہ لمبا عرصہ خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کے تصور سے عملی طور پر محروم رہا۔

چوتھا اثر

چوتھا اثر یہ ہوا کہ اسلامی فتوحات کی رفتار مدہم پڑ گئی۔ خانہ جنگی نے مسلمانوں کو مضمحل کر دیا اور اسلامی قوت کو کمزور و نڈھال کر دیا۔ وہ قومیں جو کبھی مسلمانوں کے نام سے کانپ اٹھتی تھیں اب مسلمانوں کو آنکھیں دکھانے لگیں اور جب بھی موقع ملا اپنی گزشتہ ناکامیوں کا دل کھول کر بدلہ لیا اور یہ سلسلہ آج تک جاری ہے۔ یہودیوں اور عیسائیوں نے ہر چہار اطراف سے اسلامی قوتوں کو تہس نہس کرنے کا جو منصوبہ بنا رکھا ہے اس کے مظاہرے کہیں مذہبی رنگ میں کہیں سیاسی اور اقتصادی رنگ میں آئے دن دیکھنے میں آتے رہتے ہیں اور یہ سب حالات و کوائف سب پر واضح ہیں۔ خلافت راشدہ کا نظام اگر اسی نہج پر قائم رہتا جس پر خلافت کے ابتدائی سالوں میں تھا تو آج اسلام کا جھنڈا یورپ و امریکہ کے ایوان ہائے سلطنت پر لہراتا نظر آتا۔

پانچواں اثر

پانچواں اثر خلافتِ راشدہ کے نظام کو درہم برہم کرنے کا یہ ہوا کہ تبلیغ اسلام کے مقصد کو نقصان پہنچا اور بعض نو مسلم عیسائی اور دوسرے نو مسلم اختلاف سے گھبرا کر مرتد ہو گئے۔ ایک طرف تعلیم دین کا کام رک گیا، دوسری طرف خانہ جنگیوں کے باعث مسلمانوں اور اسلام کے خلاف نفرت کے جذبات پنپنے لگے، جس کے باعث لمبے عرصہ تک تبلیغ اسلام کے فریضہ کی طرف کوئی توجہ نہ رہی۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعودؓ نے ایک دفعہ نظام خلافت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے تبلیغ اسلام کو بطور مثال پیش کرتے ہوئے فرمایا تھا:

"دیکھو! ہم ساری دنیا میں تبلیغ اسلام کر رہے ہیں۔ مگر تم نے کبھی غور کیا کہ یہ تبلیغ کس طرح ہو رہی ہے۔ ایک مرکز ہے جس کے ماتحت وہ تمام لوگ جن کے دلوں میں اسلام کا درد ہے اکٹھے ہو گئے ہیں اور اجتماعی طور پر اسلام کے غلبہ اور اس کے احیاء کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ وہ بظاہر چند افراد نظر آتے ہیں مگر ان میں ایسی قوت پیدا ہو گئی ہے کہ وہ بڑے بڑے اہم کام سرانجام دے سکتے ہیں۔ جس طرح آسمان سے پانی قطروں کی صورت میں گرتا ہے پھر وہی قطرے دھاریں بن جاتی ہیں اور وہی دھاریں ایک بہنے والے دریا کی شکل اختیار کر لیتی ہیں۔ اس طرح ہمیں زیادہ سے زیادہ قوت اور شوکت حاصل ہوتی چلی جا رہی ہے... اس کی وجہ محض یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں خلافت کی نعمت عطا کی ہے جس سے وہ لوگ محروم ہیں۔ اس خلافت نے تھوڑے سے احمدیوں کو بھی جمع کر کے انہیں طاقت بخشی ہے جو منفردانہ طور پر کبھی حاصل نہیں ہو سکتی"

(الفضل، 25 مارچ 1951)

اگر گزشتہ صدیوں میں خلافتِ راشدہ کا نظام اسی طرح جاری رہتا تو تبلیغ اسلام کی مہم ایسی کامیابی سے سرانجام پاتی کہ صفحۂ ہستی پر ڈھونڈے سے بھی کوئی مشرک، عیسائی، یہودی اور کسی اور مذہب سے وابستگی رکھنے والا نظر نہ آتا اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوتا یعنی اسلام اور ایک ہی پیشوا ہوتا یعنی حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ ہی کی اُمّت دنیا میں ہر طرف نظر آتی اور سب اقوام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کے شرف سے مشرف ہوتیں۔

خلافت احمدیہ کو پیش آنے والے خطرات

اب ذیل میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ خلافت علیٰ منہاج نبوت کو پیش آنے والی بعض آزمائشوں اور فتنوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔ سب سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس سلسلے میں ایک تحریر پیش کی جاتی ہے جس میں آپ نے آنے والے خطرات سے خبردار کیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"ضرور ہے کہ انواع رنج و مصیبت سے تمہارا امتحان بھی ہو جیسا کہ پہلے مومنوں کے امتحان ہوئے سو خبردار رہو! ایسا نہ ہو کہ ٹھوکر کھاؤ۔ زمین تمہارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتی اگر تمہارا آسمان سے پختہ تعلق ہے۔ جب کبھی تم اپنا نقصان کرو گے تو اپنے ہاتھوں سے نہ دشمن کے ہاتھوں سے۔ اگر تمہاری زمینی عزت ساری جاتی رہے تو خدا تمہیں ایک لازوال عزت آسمان پر دے گا۔ سو تم اس کو مت چھوڑو اور ضرور ہے کہ تم دُکھ دیئے جاؤ اور اپنی کئی اُمیدوں سے بے نصیب کئے جاؤ، سو ان صورتوں سے تم دلگیر مت ہو کیونکہ تمہارا خدا تمہیں آزماتا ہے کہ تم اس کی راہ میں ثابت قدم ہو یا نہیں؟ اگر تم چاہتے ہو کہ آسمان پر فرشتے بھی تمہاری تعریف کریں تو تم ماریں کھاؤ اور خوش رہو اور گالیاں سنو اور شکر کرو اور ناکامیاں دیکھو اور پیوند مت توڑو۔ تم خدا کی آخری جماعت ہو سو وہ عمل نیک دکھلاؤ جو اپنے کمال میں انتہائی درجہ پر ہو۔ دیکھو! مَیں

بہت خوشی سے خبر دیتا ہوں کہ تمہارا خدا در حقیقت موجود ہے۔ اگر چہ سب اسی کی مخلوق ہے لیکن وہ اس شخص کو چن لیتا ہے جو اس کو چنتا ہے وہ اس کے پاس آجاتا ہے، جو اس کے پاس جاتا ہے، جو اس کو عزت دیتا ہے وہ بھی اس کو عزت دیتا ہے۔ تم اپنے دلوں کو سیدھے کر کے اور زبانوں اور آنکھوں اور کانوں کو پاک کر کے اس کی طرف آجاؤ کہ وہ تمہیں قبول کرے گا۔"

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد19 صفحہ 15)

جماعت احمدیہ کی کامیابی کے متعلق حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی پیشگوئی

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"مل کر ہمارے مقابلہ میں ایک فیصدی کامیابی کر سکیں تو وہ سچے مگر ناممکن ہے کہ انہیں کامیابی ہو۔ باقی رہیں عارضی مشکلات سو یہ آیا ہی کرتی ہیں ...وہ بے شک ہمیں ماریں، پیٹیں، ہم میں سے بعض کو لولا لنگڑا کر دیں یا جان سے مار دیں، ہمیں اس کی پروا نہیں! جس چیز کی پروا ہے وہ یہ ہے کہ ہم ہار نہ جائیں اور یہ یقینی بات ہے کہ دشمن ہی ہاریں گے ہم نہیں ہار سکتے چاہے کوئی گورنمنٹ کھڑی ہو جائے، علماء اور عوام سب مل جائیں۔ یہ قطعی اور یقینی بات ہے کہ ہم جیتیں گے، ہم کونے کا پتھر ہیں جس پر ہم گرے وہ بھی ٹوٹ جائے گا اور جو ہم پر گرا وہ بھی سلامت نہیں رہے گا۔ یہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے جو پورا ہو کر رہے گا۔"

(تاریخ احمدیت جلد 7 صفحہ 448 - 449)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"پس خلافتِ احمدیہ کا وعدہ دائمی ہے اور بعد میں آنے والوں کے لئے ہے۔ جو نظامِ خلافت سے جڑے رہیں گے، اپنی کامل اطاعت کا اظہار کرتے رہیں گے، خلافت سے اخلاص و وفا کا تعلق رکھیں گے وہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہوتا دیکھتے رہیں گے۔ دشمن اور بد فطرت انسانوں کی آنکھیں تو اندھی ہیں جو انہیں خدا تعالیٰ کی تائیدات کے نظارے نظر نہیں آتے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم تو ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کے نظارے دیکھ رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہماری نسبت جو وعدہ فرمایا ہے اُس کی نئی شان ہمیں ہر روز نظر آتی ہے۔ دشمن کا زیادتی پر اُتر آنا اور نہتوں پر ہتھیاروں سے حملے کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ دشمن کے پاس دلیل سے مقابلہ کرنے کی کوئی صورت نہیں ہے اور جماعت احمدیہ کا دلائل سے لوگوں کا منہ بند کرنا اللہ تعالیٰ کے وعدے کے پورا ہونے کی بھی دلیل ہے۔ اُس نے فرمایا کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔ یہ غلبہ اُن دلائل سے ہے جن کے ردّ کرنے کی کسی مخالف میں طاقت نہیں ہے۔"

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 27 مئی 2011ء)

آپ ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"الٰہی جماعتوں کی یہی تاریخ ہوتی ہے۔ یہ طریق مخالفت کا بھی جاری رہتا ہے۔ اب بھی ایسا ہی ہے اور انہی مخالفتوں میں سے گزرتی ہوئی جماعت ترقی کرتی جاتی ہے اور اب بھی ان شاء اللہ تعالیٰ ترقی کرتی رہے گی اور کر رہی ہے۔ مخالفین بھی زور لگاتے ہیں، منافقین بھی زور لگاتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ اپنے کام پورے کر کے رہتا ہے جو اس نے وعدے کیے ہوئے ہیں وہ پورے کر کے رہے گا۔ ان شاء اللہ۔"

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 25 مارچ 2022ء)

یہ زندہ تو زندہ ہے دین متیں
یہ قدرت کے جلووں کا عکسِ حسیں
اسی سے سدا محو پرواز تُو
فرشتوں سے بڑھ کر فلک باز تُو
اگر پاسبانی کا احساس ہے
سدا یہ امانت تیرے پاس ہے

(بتعاون: چوہدری ناز احمد ناصر۔ لندن)

✡✡✡✡